Mahmood Ahmad
DAR-UL-MASIH, QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۱   شمارہ ۱۰

لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۴ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ   ۱۱ امان ۱۳۶۱ ہش   ۱۱ مارچ ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ امان (مارچ)- حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۲۷/۲/۸۲ میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

"پچھلے دنوں حضور کو فلو کی شدید تکلیف رہی - اور حرارت بھی ہوتی رہی - گو اب طبیعت قدرے بہتر ہے لیکن فلو کے اثر کی وجہ سے ابھی کافی کمزوری ہے۔"

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا کو صحت کاملہ عطا کرے اور اپنے فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں سے معمور بھرپور کام کرنے والی طویل زندگی سے نوازے۔ آمین

قادیان ۸ امان (مارچ)- آمدہ اطلاعات کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ صوبہ اڑیسہ کی اہم جماعتوں کا تربیتی دورہ فرمانے کے بعد کلکتہ پہنچ چکے ہیں۔ چند روز تک قادیان میں واپسی کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگان کا ہر آن حامی و ناصر رہے اور بانیلِ مرام خیر و خوبی کے ساتھ مرکزِ سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

(کا)

سونگھڑہ (اڑیسہ) میں ورود اور اہم مصروفیات

رپورٹ مرسلہ: مکرم سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ مقیم سونگھڑہ

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے احباب جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو پھر وہ مبارک دن دکھایا کہ وہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نافلہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی ملاقات اور بیش قیمت نصائح سے مستفیض ہوئے -! الحمد للہ علیٰ ذٰلک الاحسان العظیم۔

مقامی جماعت کی ایک مخلص بہن مکرمہ نجم النساء صاحبہ بیوہ مکرم سیٹھ عبدالحمید صاحب مرحوم کی دعوت پر اُن کے چھوٹے بیٹے عزیز سیٹھ عبدالرؤف سلمہٗ کی شادی میں شمولیت نیز صوبہ اڑیسہ کی بعض جماعتوں کے تربیتی دورہ کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف، مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۸۲ء کو بذریعہ طیارہ بھوبنیشور کے ہوائی مستقر پر ورود فرما ہوئے، جہاں آنمحترم، اور بیگم صاحبہ کا احباب جماعت نے شایانِ شان استقبال کیا۔

طیران گاہ سے ہر دو قابلِ صد احترام مہمانوں کو صوبائی حکومت کے مہمان ہونے کی حیثیت سے اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں لے جایا گیا۔

حسب پروگرام مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۸۲ء کو بعد از نماز مغرب بذریعہ کار آنمحترم اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد اور مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ کیرنگ کی معیت میں سونگھڑہ تشریف لائے۔ احباب جماعت سونگھڑہ نے آپ کا مقامی عیدگاہ کے میدان میں فلک شگاف اسلامی نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کی مقامی جماعت مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے گلپوشی کی گئی۔ محترم میاں صاحب نے تمام افراد جماعت کو از راہِ شفقت شرفِ مصافحہ و معانقہ عطا فرمایا جزاہُ اللہ احسن الجزاء۔ عیدگاہ سے محترم میاں صاحب اور دیگر افرادِ قافلہ کو بذریعہ کار مکرم سیٹھ عبدالحمید صاحب مرحوم کی رہائش گاہ پر پہنچایا گیا جہاں آنمحترم نے جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ کے مہمان کے طور پر تمام عرصہ قیام فرمایا۔

دوسرے دن علی الصباح آنمحترم کی معیت میں عزیز عبدالرؤف سلمہٗ کی بارات سات موٹر گاڑیوں کے ذریعہ بھدرک کے لئے روانہ ہوئی۔ بھدرک میں آنمحترم اور دیگر افرادِ قافلہ کے قیام کا انتظام مکرم سیٹھ عبدالہادی صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا سہ پہر کو آنمحترم نے عزیز عبدالرؤف سلمہٗ ابن مکرم سیٹھ عبدالحمید صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ شمیمہ بیگم سلمہا بنت مکرم سیٹھ عبدالہادی صاحب کے ساتھ مبلغ نو ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اور موقعہ کی مناسبت سے ایک بصیرت افروز خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ جسے تمام سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سماعت کیا۔ محترم موصوف نے خطبۂ نکاح میں میاں بیوی کے تعلقات اور ذمہ داریوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ ایجاب و قبول کے بعد آنمحترم نے دُلہا دُلہن کو پُر معز دعاؤں سے نوازا۔ دلہن کی رخصتی کے بعد آنمحترم بارات کے ہمراہ بعد از نماز مغرب واپس سونگھڑہ تشریف لے آئے۔

دوسرے دن (۲۳/۲/۸۲) معزز مہمانوں نے تمام افراد جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے ہمراہ دعوتِ ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر آں موصوف مختلف دوستوں کے ساتھ مختلف اہم جماعتی امور پر تبادلۂ خیالات فرماتے رہے -!!

اس بابرکت موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مقامی جماعت کی طرف سے مورخہ ۲۳ر فروری ۸۲ء کو بعد نماز مغرب ایک تبلیغی جلسہ جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ کے صحن میں منعقد کیا گیا، جس کی تشہیر گرد و نواح میں بھی کی گئی۔ حسب پروگرام محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت عزیز سید نعیم احمد عبدالرحیم ثانی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز عبدالجبار خان کی نظم خوانی سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ خاکسار کی تعارفی تقریر کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے بعنوان "چودھویں صدی کا اختتام اور ظہور امام مہدی علیہ السلام" ایک مدلل اور برجستہ تقریر کی۔ جس میں موصوف نے آنحضرت صلعم کے زمانہ مبارک کے حالات کو حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ کے حالات پر چسپاں کرتے ہوئے حضورؑ کی صداقت ثابت کی۔ نیز موجودہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ خلافت میں جاری ہونے والے غلبۂ اسلام کے مختلف پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں ہونے والی عالمگیر تبلیغ پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ جسے سامعین نے پوری دلچسپی کے ساتھ سنا۔ حتیٰ کہ مخالفینِ احمدیت بھی اپنے گھروں میں بیٹھ کر آلہ نشر الصوت کی مدد سے اس کارروائی کو سماعت کرتے رہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

بدر

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۱ امان ۱۳۶۱ ہش

صدائے احتجاج

عموماً دیکھا گیا ہے کہ دلائل کے میدان میں عاجز آنے کے بعد تنگیٔ ظرف اور پستیٔ ذہن کے شکار بہت سے لوگ اپنی کمزوری چھپانے کے لئے مختلف قسم کے اوچھے ہتھیاروں کا سہارا لیتے ہیں۔ بعینہٖ یہی کیفیت پاکستان کے اُن جُبّہ پوش علماء کی ہے جو نہ صرف "اسلام" کی حقیقی تفہیم اور "مسلمان" کی صحیح تعریف سے نابلد ہیں بلکہ عمل و کردار کے قیمتی جوہر سے بھی ان کا دامن ہمیشہ تہی رہا ہے۔ یہاں تک انہیں یہ بھی گوارہ نہیں کہ خدمت و اشاعت کے میدان میں کوئی دوسری جماعت اُن سے بازی لے جائے۔ اور اب تو تیسرے ملکی سیاست میں بھی انہیں عمل دخل حاصل ہو گیا ہے ملّی محاذ پر پے در پے شکست و ناکامی کا منہ دیکھنے کے باوجود فتوؤں اور فرمانوں کی طرح انہیں اپنے غرّہ دستار کو اونچا رکھنے سے بھلا کون روک سکتا ہے ۔۔۔!؟

قارئین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال ماہِ جون میں علم و عمل سے تہی ان ہی عمامہ پوش علماء کی ایماء پر حکومتِ پنجاب (پاکستان) نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بامحاورہ اُردو ترجمۃ القرآن کی اشاعت پر یہ کہہ کر پابندی عائد کر دی تھی کہ یہ ترجمہ غیر درست، خود ساختہ، مستند و مسلّمہ تراجم قرآن کے منافی اور مسلمانانِ پاکستان کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والا ہے۔ ضبطی کے اس انتہائی نامناسب اور دلآزار اقدام پر دنیا بھر میں آباد ایک کروڑ سے زائد افرادِ جماعتِ احمدیہ نے جس رنگ میں اپنے شدید رنج و غم اور گہرے دکھ کا اظہار کیا تھا اُسے دیکھتے ہوئے اُمید کی جا رہی تھی کہ اربابِ حل و عقد عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے اس نارَوا اور غیر دانشمندانہ فیصلہ پر نظرِ ثانی کریں گے۔ مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

لاکھوں احمدیوں کے دِلی جذبات کو بُری طرح مجروح کرنے والے اس فیصلہ پر بمشکل تمام ابھی سات ماہ کا عرصہ ہی گزرا تھا کہ آج پھر تمام عالمِ احمدیت کو اِسی نوع کے ایک اور شدید ذہنی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اس اندوہناک اور غایت درجہ تکلیف دہ سانحہ کی تفصیل روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر نے اپنی ۲۲/۲ کی اشاعت میں بایں الفاظ درج کی ہے کہ:-

"پاکستان سرکار نے انگریزی میں ترجمہ شدہ قرآن شریف کی سبھی جلدیں ضبط کر لی ہیں۔ لاہور سے شائع ہونے والے ہفتہ وار رسالہ "لاہور" کے مطابق سرکار نے اس ترجمہ کو مستند ترجمہ تسلیم نہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے ترجمہ شدہ قرآن سے مسلمانوں کے ایک طبقہ کے دھارمک جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔ "لاہور" ویکلی کے مطابق پاکستان سرکار نے یہ کارروائی تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۹۹-A کے تحت کی ہے۔ جبکہ ایسا ترجمہ مولوی شیر علی کی طرف سے کیا گیا تھا۔"

واضح رہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی بلند پایہ علمی اور رُوحانی شخصیت جماعتِ احمدیہ میں اپنا ایک مخصوص مقام رکھتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی سالہا سال کی مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچنے والے اِس انگریزی ترجمۃ القرآن کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۵ء میں ہالینڈ سے شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک یکے بعد دیگرے اس کے متعدد ایڈیشن منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ تعجب ہے کہ علماء پاکستان کی باریک بین نگاہ سے اب تک وہ تمام موہوم نقائص کیوں اوجھل رہے جو آج یکلخت منصّۂ شہود پر آ گئے ہیں۔ اور جنہیں غلط، من مانے اور مستند و مسلّمہ تراجم قرآن کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ انصاف گستری کا تقاضا تو یہ تھا کہ حکومت اِس سلسلہ میں محض علماء کی ایماء پر کوئی کارروائی کرنے سے پہلے خود بھی اِس ترجمہ کا گہرائی سے جائزہ لیتی اور پھر اس کے تمام قابلِ اعتراض مقامات کی نشاندہی کر کے ان کے بارے میں متعلقہ فریق کو بھی اپنی صفائی کا موقعہ بہم پہنچاتی۔ مگر افسوس کہ گزشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی ایسی کوئی راست کارروائی کئے بغیر نہ جانے حکومت نے اس یکطرفہ فیصلہ کو برخود غلط، من مانا اور عدل و انصاف کے مسلّمہ اُصولوں کے منافی قرار دیتا ہے ۔۔۔!؟

رہی مسلمانانِ پاکستان کے مخصوص مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی بات تو اس ضمن میں ہمارا جواب یہی ہے کہ آج تک منبر و محراب کے اجارہ دار یہی علماء اپنی نااہلی اور علم و کردار سے تہی دامنی پر پردہ ڈالنے کے لئے قرآن کریم کی بیشمار دوسری تفاسیر و تراجم کو بھی ہدفِ تنقید بناتے آئے ہیں۔ مثلاً علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف کو منقولات میں کم پایہ اور مذہبِ معتزلہ کی مؤید قرار دیا گیا۔ ابو محمد حسین بن محمود بغوی کی معالم التنزیل کو غیر معتبر قصّوں کا مجموعہ ٹھہرایا گیا۔ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ کی "تفسیر کبیر" کو روایت میں کم پایہ بتایا گیا۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی "دُرِّ منثور" کو رطب و یابس کا مجموعہ گردانا گیا۔ ابو الفیض فیضی رحمہ اللہ کی [illegible] کو بے معنی اور تفسیر سے بے بہرہ قرار دیا گیا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے فارسی ترجمہ "فتح الرحمٰن" کو بدعت کے نام سے موسوم کیا گیا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات پر مشتمل "تفسیر ابن عباس" کو ضعیف اور غیر معتبر روایات کا مجموعہ گردانا گیا۔ اور

[illegible] معاذ کی "تفہیم القرآن" کو اسلامی مسلّمات میں تحریف کی کوشش سے تعبیر کیا گیا ۔۔۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا پاکستان میں ان تمام تفاسیر و تراجم کی اشاعت پر بھی اسی طرح پابندی عائد کی گئی ہے ۔۔۔؟ اگر نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کی بدستور اشاعت علماء کی طبعِ نازک پر گراں نہیں گزری ۔۔۔؟ اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ بارہا خود ان علماء کی انگیخت پر اندرونِ پاکستان بے شمار مسجدیں مسمار کی گئیں۔ قرآنِ حکیم کو نذرِ آتش کیا گیا حتّی کہ ابھی حال ہی میں کتبِ احادیث کو نذرِ آتش کیا گیا تھی کہ ابھی حال ہی میں بے خوش کُنی اور دیدہ دہنی کا انتہائی شرمناک مظاہرہ کر کے یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدّس و احترام کو بھی پامال کیا گیا۔ مگر آج تک ایسی کسی بھی بیہودہ حرکت پر علماء دین متین کے نازک جذبات کے شیشوں میں بال تک نہیں آیا۔ ایں حالات ان کا قرآنِ پاک کے اِس ترجمہ کو اس کی اشاعت کے ستائیس سال بعد قابلِ اعتراض قرار دینا ثابت کرتا ہے کہ اپنے مخصوص جذبات کا ذکر تو محض ایک بہانہ ہے جس کی آڑ میں ملک کے لاکھوں امن پسند شہریوں کو آزادیٔ مذہب کے بنیادی حق سے محروم کرنا اور ان کے دلی جذبات کے ساتھ کھلواڑ کرنا ہے۔۔۔ ہم عزّت مآب صدرِ مملکتِ پاکستان اور جناب گورنر صوبہ پنجاب سے مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ شرافت، تدبّر اور انصاف کے تقاضوں کے پیشِ نظر اس انتہائی نامناسب اور دلآزار فیصلہ کو جلد از جلد واپس لے کر اکنافِ عالم میں آباد لاکھوں افرادِ جماعتِ احمدیہ کی تشویش اور اضطراب کا مداوا کریں۔ اور مجروح دلوں کی آہوں کی بجائے ان کے جذبات تشکّر سے لبریز دعاؤں سے فیضیاب ہوں۔ خورشید احمد انور

تاریخِ وفات حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا

شامِ شبِ جمعہ - ۶ صفر ۱۴۰۲ھ - ۴ فتح ۱۳۶۰ ہش - ۴ دسمبر ۱۹۸۱ء

جہاں دارِ فنا پیشِ بہشتی جای بیکار ست
پئے ہر سالکِ راہِ بقا خلد بریں وارست
خوش آنکہ بر توکّل ہست و بر تقدیرِ خود راضی
فدایانہ بہر کارے تصدّق خاص معیارست
لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْفَنَاءِ ایں صادقاں دانند
اگرچہ از وفاتش در دل مارنج و آزارست
مہِ صفرست ششم ہم شبِ آدینہ گاہِ شام
شُد امرِ حق بمرحومہ کہ بس مرحومہ تیارست
چہارم از دسمبر ماہ فتح و عمر ہفتادش
گذشتہ چوں دلِ ہر مخلصے در بحرِ افکارست

سنِ مغفورہ ۱۴۰۲ھ در ابجد بیکِ اظہارِ ہمدردی
دگر از خشمت البرکات ۱۴۰۲ھ ہجری سالِ دیگر است
شُد - ایں چار حلقے منصورہ بیگم نا بزِ نیبسکو
زسالِ ہجریٔ شمسی ۱۳۶۰ ہش سہ و ششم سوی اظہارست
دگر - تاد وصالِ حضرتِ منصورہ تاریخش ۱۹۸۱ء
زبہرِ رفعِ درجاتش دعا جاری دہموارست
چو اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ گوئی چو صبر کا سلیقہ بخوانی!
حضورِ اقدسم را نگرِ دیں ہر لحظہ بسیارست
الٰہی مغفرت شاملِ او قبرِ پر نور بادا ھم
بہ پیری دستگیری کن کہ اللہ جی ایں گنہگارست

خاکسار: سیّد محمد شاہ [illegible] بیت بہارہ کشمیر

تین یورپی زبانوں میں ترجمۂ قرآن کریم کا کام شروع ہو گیا ہے

ترجمہ کرنے والے ادارے نے پندرہ ماہ کے اندر اندر چودہ چودہ سو صفحات کے تین تراجم اور تفسیر دینے کا وعدہ کیا ہے!

احباب دعا کریں کہ ادارہ کو صحیح، درست اور مؤثر ترجمہ بروقت مکمل کرنے کی توفیق ملے!!

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ:

ربوہ ۱۹ رتبلیغ (فروری) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بارش کی وجہ سے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی - اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے خطبہ میں بتایا کہ یورپ کی تین زبانوں میں ترجمہ قرآن کریم کا کام شروع ہو گیا ہے - اور امید ہے کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر ان زبانوں میں ترجمہ مع تفسیر مکمل ہو جائے گا۔ ان میں سے ہر جلد چودہ چودہ سو صفحات پر مشتمل ہو گی۔ حضور نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی دعا کریں کہ یہ تراجم ہر لحاظ سے صحیح اور درست ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک قبولیت کا مرتبہ حاصل کریں۔ اور تاثیر رکھنے والے ہوں۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نوع انسانی کے لئے بشیر بھی ہیں اور نذیر بھی۔ حضور نے فرمایا کہ عام طور پر جہاں قرآن کریم کا مضمون اجازت نہیں دیتا ہو وہاں پر بھی بشیرًا و نذیرًا کے معنے یہ کر لئے جاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے لئے بشیر اور کافروں کے لئے نذیر ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کی دیگر آیات ان معنوں کی توثیق نہیں کرتیں۔

حضور نے اس نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے دو آیات قرآنی

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ○

(سبا : ۲۹)

اور

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

(الاعراف : ۱۸۹)

پیش کر کے فرمایا کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے لئے نذیر بھی ہیں بشیر بھی - اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا کہ کافروں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بشارات عطا کی ہیں۔ مثلاً یہ کہا کہ اگر تم خوشحالی، امن اور سکون کی زندگی گزارنا چاہتے ہو تو تمہیں قرآن کریم پر ایمان لانا پڑے گا - قرآن کریم نے یہ بھی بشارت دی کہ اگر تم زندگی کے بعض معاملات میں جن کا براہ راست روحانیت سے تعلق نہیں، ان میں اگر تم خدا کے بتائے ہوئے راستے کو اختیار کرو گے تو تمہیں صرف اس وجہ سے کہ تم قرآن پر ایمان نہیں لائے، تمہارے اس عمل کے نتیجہ سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ غیر مسلم اقوام کی علمی ترقی اسی وجہ سے ہے اور یہ سائنسی ترقیات خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے نتیجے میں ملیں جو خدا تعالیٰ نے ان کی جدوجہد کو قبول کر کے ان پر نازل کئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس دنیا میں کافر اور مومن دونوں کے لئے بشارت اور انذار کے پہلو پائے جاتے ہیں۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اگر صحیح راہ اختیار کرو گے تو کامیاب رہو گے۔ ورنہ ناکام ہو جاؤ گے - یہ تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات میں سے ایک ہے - اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ احسان صرف نوع انسانی پر نہیں۔ بلکہ عالمین پر ہے - اسی لئے آپ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن قرار پائے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم کی یہ ساری باتیں جو میں نے ابھی بیان کی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ اسے قرآن کریم کی تعلیم حاصل ہو - اور اس تک قرآن کریم کا حسن اور انوار پہنچائے جائیں۔ اور اسی مقصد کے لئے امت مسلمہ میں چودہ سو سال کے دوران اولیائے کرام قرآن کریم کے حسن اور نور کو غیر مسلموں میں پھیلانے کی کوشش کرتے رہے اور اس کے نتیجے میں لاکھوں کروڑوں دل خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چودہ سو سال میں جیتے گئے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم کا عروج اس آخری زمانے میں مقدر ہے جس میں آج ہم ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم صحیح تفسیر اور صحیح معانی و مفہوم کے ساتھ ساری دنیا کے انسانوں کے ہاتھ میں دیدے۔

اور ساری دنیا تک قرآن کریم پہنچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر علاقے کی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ موجود ہو - ایسا ترجمہ جو خدا تعالےٰ کے نزدیک صحیح بھی ہو، مقبول بھی ہو، برکتوں والا بھی ہو اور تاثیر والا بھی ہو - اس لئے جماعت احمدیہ نے شروع سے ہی یہ کوشش کی اور بہت سی زبانوں میں اس کے تراجم شائع ہو بھی چکے ہیں - اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا کہ جنہوں نے یہ تراجم پڑھے انہوں نے اس سے بڑا اثر قبول کیا، قرآن کریم کی عظمت کو پہچانا - اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول میں یہ تراجم ممد و معاون ہوئے لیکن ابھی کام ختم نہیں ہوا - بیسیوں زبانیں ہیں جن میں ابھی تفسیر اور تراجم نہیں ہوئے۔

حضور نے فرمایا، میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ جو کثرت سے بولی جانے والی زبانیں ہیں پہلے انہی کو لینا چاہیئے تاکہ زیادہ ہاتھوں میں کم وقت میں، پوری شان سے ترجمہ قرآن کریم پہنچ جائے۔ حضور نے اس ضمن میں زیادہ جگہوں پر بولی اور سمجھی جانے والی زبانوں فرانسیسی اور سپینش کا ذکر کیا - اور فرمایا کہ ان زبانوں میں ترجمہ قرآن مکمل ہو جانے کے بعد انشاء اللہ، اللہ توفیق دے مجھے، جب تک میں زندہ ہوں اور جماعت کو جو قیامت تک زندہ رہنے کی بشارتیں اپنی جھولی میں رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے کہ وہ روسی اور چینی زبانوں میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ کروا سکیں۔

حضور نے تین زبانوں میں ترجمہ کرنے کا کام شروع ہو جانے کی بھی خوشخبری سنائی - اور فرمایا کہ چند دن ہوئے کہ یورپ کے ایک ملک سے یہ اطلاع حضور کے پاس پہنچی ہے۔ ترجمہ کرنے والے ادارہ نے نمونۃً ایک سورۃ، سورۃ الدھر کا ترجمہ کر کے بھیج دیا ہے۔ حضور نے فرمایا، اس کی جانچ پرکھ یورپ میں ہی کی جائے گی - کیونکہ وہی جگہ اس کام کے لئے موزوں ہے - حضور نے فرمایا کہ چند ہفتوں تک نمونہ کا یہ ترجمہ دیکھنے کے بعد معاہدہ طے ہو جائے گا - اور اس ادارہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ترجمہ مع تفسیر یعنی چودہ چودہ سو صفحہ کی کتابیں پندرہ ماہ میں فراہم کر دیا کرے۔ اور ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اگر ایک لفظ بھی ترجمے میں غلط ہوا تو وہ فی لفظ بارہ سو فرانک ہرجانہ ادا کریں گے - حضور نے فرمایا یہ ان کا دعویٰ ہے۔ تاہم یہ دنیا بھر میں ترجمہ کرنے کے لئے مشہور ادارہ ہے - حضور نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ دعا کریں کہ انہیں اپنے وعدے کے مطابق پندرہ ماہ میں تراجم و تفسیر مکمل کرنے کی توفیق ملے - اور ایسا ترجمہ ہو جو خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح ہو، درست ہو، اور اثر رکھنے والا ہو - تاکہ دنیا کی نگاہ میں یہ حقیر جماعت، کمزور اور کم مایہ جماعت خدا تعالےٰ کے حضور جو پیش کرے خدا تعالیٰ اسے اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے - ہمارے دین کو غالب کرنے کے لئے جو مہم جاری ہے اس میں برکت عطا کرے - اور ہماری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کہ ہم اسلام کا غالب ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھیں، پوری ہو - حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزانہ جھکنے والے اور اس سے اور زیادہ پیار کرنے والے ہوں - آمین۔

بعد ازاں حضور نے ترجمہ و تفسیر القرآن کے بعض اصولوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۲ رفروری ۱۹۸۲ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے برادر نسبتی عزیز ڈاکٹر محمد راشد قریشی ایم بی بی ایس بریلی کو دو بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے - نومولود کے نیک صالح و خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے نیز صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ڈاکٹر محمد عابد قریشی - شاہجہانپور۔

تحریک دعا

محترم مختار احمد صاحب ہاشمی کارکن نظارت خدمت درویشان ربوہ کے خود نوشتہ مکتوب سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف کو بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے - بائیں ٹانگ کو گھٹنے تک بآسانی حرکت دے سکتے ہیں - بازو میں بھی خفیف سی حرکت پیدا ہوئی ہے نیز یہ کہ گفتگو بھی صاف کر لیتے ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے - (ایڈیٹر)

قسط دوئم

اسلام کے ذریعہ تمدنی، معاشرتی اور رُوحانی انقلاب

تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۱ء

(ب) اسی طرح سرولیم میور اپنی کتاب "LIFE OF MOHAMMAD" میں ظہور اسلام سے قبل عرب کی مذہبی حالت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ:—

(ترجمہ) — (i) "آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے عرب کی حالت کسی مذہبی تبدیلی کے قبول کرنے سے ایسے ہی دور تھی جیسے باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے سے دور تھی۔ عربوں کے مذہب کی بنیاد ایسی سخت بُت پرستی پر تھی جس کی جڑیں نہایت گہری ہو چکی تھیں۔ جس نے صدیوں تک مصر و شام کے عیسائیوں کی تمام کوششوں کا ایسا مقابلہ کیا تھا کہ گویا اُن کا اس پر کچھ اثر نہ تھا۔"

(ii) نیز لکھا:— "پانچ صدیوں تک عیسائیوں کی متواتر کوششوں اور مواعظ کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ بعض قبائل کے صرف چند آدمی اس مذہب میں داخل ہو گئے۔ اس طرح عرب کی مذہبی سطح پر عیسائیت کی کمزور سی کوشش کی کبھی کبھی کوئی چھوٹی سی لہر نمودار ہوتی تھی۔ بعض وقت زیادہ گہری موجوں میں یہودیت کا اثر نمودار ہوتا تھا۔ مگر اصل بُت پرستی اور توہم پرستی کی موجیں نہایت تند تھیں۔"

یہود و عیسائیوں کے مقابل پر آنحضرت صلعم کی شاندار کامیابی کا اعتراف مستشرقین کی طرف سے:

MR. ALFRED W. MARTIN اپنی کتاب "The World's Great Religions" کے صفحہ ۱۸۶ پر تحریر کرتے ہیں:—

(ترجمہ) "آنحضرت صلعم نے اپنے زمانہ اور مقام کے منتشر لوگوں کو اخلاق و روحانیت کے بلند مرتبہ پر پہنچا دیا۔ اور عرب کے جنگجو لوگوں میں مذہبی اتحاد اور وفاداری پیدا کی۔ وسطی زمانہ میں جو کام عیسائیت اور یہودیت نہ کر سکی وہ آپ نے عرب میں کر دکھایا۔ تہذیب و تمدن اور مذہب کے مقصدِ عظیم کو کامیاب طریق پر آپ نے پورا کیا۔ نہ صرف عرب بلکہ ساری دنیا کی قابلِ قدر خدمت سرانجام دی۔"

(۲) — اسی طرح W. Montgomery Watt اپنی کتاب "Mohammad at Madina" P. 336 پر تحریر کرتے ہیں:—

(ترجمہ) "جتنا جتنا انسان آنحضرت صلعم کی سوانح اور اسلام کے ابتدائی زمانہ کی حالت پر غور کرتا ہے۔ اتنا ہی وہ آپ کی وسیع کامیابیوں کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ زمانہ نے آپ کی شاندار کامیابی کے مواقع فراہم کئے جو صرف چند لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ آپ وقت کی ضرورت کو پورا کرنے والے تھے۔ آپ کو خدا کی طرف سے بے شمار صلاحیتیں ملی تھیں۔ آپ نہ صرف ایک مذہبی پیشوا تھے بلکہ ایک عظیم سیاستدان اور قابل منتظم تھے۔ مزید برآں آپ کو یقین کامل تھا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی موجود ہے۔ اور میں اس کا رسول ہوں۔ اگر یہ اوصاف آپ کے اندر نہ ہوتے تو تاریخ انسانی کا یہ ورق کبھی بھی معرضِ تحریر میں نہ آتا۔"

ظہور اسلام کے وقت عرب اور دوسری دنیا کے حالات کا ایک مختصر جائزہ:

حضرات! اب میں آپ کے سامنے ظہورِ اسلام کے وقت عرب اور دوسری دنیا کے تمدنی و معاشرتی اخلاقی و روحانی حالات کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کرتا ہوں۔

۱- دنیا کی مذہبی حالت:

ظہورِ اسلام سے قبل کی دنیا کی اخلاقی و روحانی حالت کا نقشہ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے قرآن مجید نے ان جامع مانع الفاظ "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ" میں پیش فرمایا ہے۔ کہ تمام دنیا میں ظلم و جہالت، فتنہ و فساد کا دور دورہ تھا۔ دنیا کی علمی ترقی رُک چکی تھی۔ وہ چراغ جو دنیا کے روحانی فرستادوں، نبیوں، رشیوں اور منیوں نے مختلف ملکوں اور قوموں میں اپنے اپنے وقت پر جلائے تھے تو وہ سب بجھ چکے تھے اور اُن میں نور باقی نہ رہا تھا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بارہ میں فرماتے ہیں:—

"دنیا شرک اور مخلوق پرستی سے بھری ہوئی تھی۔ کوئی پتھر کی پوجا کرتا تھا۔ اور کوئی آگ کی پرستش کرتا تھا۔ اور کوئی سورج کے آگے ہاتھ جوڑتا تھا۔ اور کوئی پانی کو اپنا پرمیشر خیال کرتا تھا۔ اور کوئی انسان کو خدا بنائے بیٹھا تھا۔ علاوہ اس کے زمین ہر قسم کے گناہ اور ظلم اور فساد سے بھری ہوئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی موجودہ حالت کے بارہ میں قرآن شریف میں خود گواہی دی ہے۔ اور فرماتا ہے ظهر الفساد في البر والبحر یعنی دریا بھی بگڑ گئے اور خشک زمین بھی بگڑ گئی۔ مطلب یہ کہ جس قوم کے ہاتھ میں کتاب آسمانی تھی وہ بھی بگڑ گئی اور جن کے ہاتھ میں کتاب آسمانی نہیں تھی اور خشک جنگل کی طرح تھے وہ بھی بگڑ گئے۔ اور یہ ایک ایسا سچا واقعہ ہے کہ ہر ایک ملک کی تاریخ اس پر گواہ ناطق ہے۔"

(چشمہ معرفت ملحقہ مضمون صفحہ ۹)

حضرات! قرآن مجید بتاتا ہے کہ ہر قوم میں ہادی آتے رہے۔ جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور نیکی و تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرماتے رہے۔ چنانچہ فرمایا:—

(ا) — ان من امة الا خلا فيها نذير۔

(ب) — ولقد بعثنا في كل امة رسولًا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت۔

کہ ہر قوم میں ہادی نذیر اور رسول آئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور شیطان کے تصرف و غلبہ سے بچنے کی تعلیم دی۔ مگر ظہورِ اسلام کے وقت کوئی ملک اور مذہب ایسا نہ تھا جس میں توحیدِ خالص کا عقیدہ باقی رہ گیا ہو۔ چنانچہ

(۱) — ہندو مذہب میں ۳۳ کروڑ دیوتا بن گئے تھے۔

(۲) — بدھ مذہب میں تو خدا کی ہستی کا ہی انکار کیا گیا ہے۔

(۳) — زردشتی مذہب میں دو خداؤں کی حکومت تھی۔ ایک نیکی کا خدا "یزداں" اور دوسرا بدی کا خدا "اہرمن"۔

(۴) — عیسائیوں میں تثلیث Holy Trinity (باپ، بیٹا، روح القدس) تین خداؤں کا کامل تصرف تھا۔

(۵) — یہود نے آہستہ آہستہ "عزیر" کو خدا بنایا تھا۔

(۶) — باقی دنیا بُت پرستی اور توہم پرستی کا شکار تھی۔

(۷) — خود عرب ۳۶۰ بتوں کے پرستار تھے۔ گویا ہر دن کا نیا خدا۔ کہنے کو بیت اللہ "خانہ کعبہ" خدا کا گھر تھا۔ مگر اس پر ۳۶۰ بتوں کا قبضہ تھا۔ پھر بعض عرب فرشتوں کو دیویاں سمجھ کر اُن کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ بعض لوگ ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ الغرض شرک کا دور دورہ تھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال میں شریک مانے جاتے تھے۔ خالص توحید دنیا سے مفقود تھی۔ ایسے حالات میں آنحضرت صلعم کے ظہور کے ذریعہ صحیح توحید کا نہ صرف اعلان بلکہ قیام عمل میں آیا۔ ارشادِ ربانی ہوا:

(ا) قل هو الله احد۔

(ب) انما الهكم اله واحد۔

کہ اعلان کر دیجئے تمہارا معبود اور خدا ایک ہے۔ بالآخر بتوں کے پرستار خدائے واحد کے آستانہ پر جھک گئے۔ ایک عارف باللہ شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپ کے دم سے اس کا قیام
علیك الصلوٰة علیك السلام

ہندوستان کے مشہور ہسٹورین ڈاکٹر تارا چند اپنی کتاب "Influence of Islam" میں رقمطراز ہیں:—

(ترجمہ) "مذہب اسلام جس کی آپ نے تبلیغ کی بہت ہی سادہ اور آسان مذہب ہے جس میں بہت تھوڑے سے عقائد و رسوم تھے اس مذہب کی بنیاد اس قرآنی ارشاد پر تھی "يريد الله بكم اليسر" کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بوجھ کو ہلکا کر کے تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ نیز اسلامی تعلیم کا نقطہ مرکزی خدا کی توحید تھی۔ اور عبادات میں پنجگانہ نمازیں۔ روزے۔ زکوٰۃ اور حج جیسے ارکان تھے۔ اور اس امر کا اقرار تھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلعم اس کے رسول ہیں۔

معاشرتی اعتبار سے اس کی کُل تر تعلیم مساواتِ انسانی اور اخوتِ اسلامی تھی۔ اور اس مذہب میں Priest Class یعنی پادریت کو ختم کر دیا گیا۔ (یعنی بتایا گیا کہ انسان ان عبادات کے ذریعہ براہِ راست اپنا تعلق اپنے خدا سے پیدا کر سکتا ہے کسی درمیانی واسطہ کی ضرورت نہیں)۔"

(۲) دنیا کی اخلاقی و معاشرتی حالت:

(ا) ہندوستان: میں یہ قدیم تہذیب کا گہوارہ تھا علوم مٹ گئے تھے۔ آزادی رائے کی جڑ کاٹ دی گئی تھی۔ ہندو مذہب میں چھوت چھات اور ذات پات کی تمیز نے شودروں کو ان کے مرتبہ سے گرا دیا تھا۔ اچھوتوں سے جانوروں جیسا سلوک ہوتا تھا۔ بتوں کے نام پر ہر قسم کے گھناؤنے افعال کئے جاتے تھے۔ عورت اور مرد کے اعضاء تناسل کی ننگی تصویریں مندروں میں رکھی جاتی تھیں اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔

(ب) ایران: میں شرک کی تعلیم کا زور تھا۔ اگر ایک طرف آتش پرستی تھی تو دوسری طرف عورتوں کو مشترکہ جائیداد قرار دے کر بدکاری کا دروازہ کھول دیا تھا۔

(ج) یورپ: اس زمانہ میں تاریکی و جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ یہ زمانہ یورپ کا "Dark Age" کہلاتا تھا۔ رومن ایمپائر میں بھی ترقی زوال پذیر تھی۔ آزادئ رائے کا حق روز بروز کمزور ہوتا چلا گیا۔ علم صرف حضرت عیسیٰ کی "الوہیت و بشریت" کے تعلقات کے جھگڑوں تک ہی محدود ہو گیا تھا۔ رہبانیت کے پردہ میں عورت کی عزت محفوظ نہ تھی۔ گناہ کا اقرار کرنے پادریوں کے پاس جاتیں اور محفوظ واپس نہ آتیں۔

(د) عرب: اسی طرح اسلام سے قبل کا زمانہ عرب میں اصطلاحاً جاہلیت کا زمانہ "Times of Ignorance" کہلاتا ہے۔ عربوں میں تین سماجی برائیاں عام تھیں۔ (۱) شراب نوشی (۲) قمار بازی (۳) زنا۔ یہ برائیاں اتنی کہ خدا کی پناہ۔ عربوں میں فن شاعری عروج پر تھی۔ اشعار میں شراب پینے اور عورتوں سے عشق کا اظہار تھا۔

عربوں میں عورت کی کوئی خاص حیثیت و مرتبہ نہ تھا۔ ایک مرد جتنی چاہے شادیاں کر سکتا تھا۔ بیویوں کے کوئی حقوق نہ تھے۔ وہ جائیداد کی طرح ورثہ میں تقسیم ہوتی تھی۔ مگر خود اسے اپنے باپ اور شوہر کی جائیداد میں ورثہ کا حق حاصل نہ تھا۔ بعض لوگ سوتیلی ماں سے بھی شادی کر لیتے تھے۔ نیوگ کی طرح "استبضاع" کی بدرسم بھی پائی جاتی تھی۔ یعنی جس شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی وہ اپنی بیوی سے کہتا کہ فلاں مرد سے تعلق پیدا کر کے اولاد حاصل کر۔ یہ عرب عورت کو طلاق تو ایک ہزار دیتے مگر اسے "کالمعلقہ" چھوڑ دیتے۔ اپنی لڑکیوں کو جھوٹی عزت سے زندہ درگور کر دیتے۔ ایک شخص نے ایک دن آنحضرت صلعم کے سامنے حالت کفر میں اپنی بیٹی کو زندہ درگور کرنے کا درد انگیز واقعہ بیان کیا۔ تو حضور کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور فرمایا:

"ان من لا یرحم لا یرحم"

کہ یہ سنگدلی کی بات ہے۔ یاد رکھو جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

عرب لوگوں کی تمدنی حالت:

اسلام سے قبل عرب لوگ تمدن کے ابتدائی اصولوں سے بھی ناواقف تھے۔ خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ جہاں سبزہ پانی دیکھا وہاں ڈیرہ لگا لیا۔ ان کی کوئی مرکزی حکومت نہ تھی۔ ہر قبیلہ کا الگ الگ سردار تھا۔ اتفاق نام کو نہ تھا۔ قبائل میں باہمی رقابت کی وجہ سے جنگ و جدال کی صورت عام تھی۔ غلامی کا عام رواج تھا۔ لوگ وحشیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اسی لئے ان کو کوئی رعایا بنانے کو تیار نہ تھا۔ مگر اسلام کے ذریعہ جو انقلاب آیا اس بارہ میں مسٹر تھامس کارلائل اپنی کتاب "Heroes & Hero Worship" میں لکھتے ہیں:۔

(ترجمہ) "عرب قوم کے لئے اسلام کیا تھا! وہ ظلمت سے نور میں آ گئے۔ اور ایک زندہ قوم بن گئے۔ جنگل کے چرواہے اور غیر معروف لوگ نبی عربی صلعم کے ذریعہ دنیا کے مشہور و معروف لوگ بن گئے۔ چھوٹے بڑے ہو گئے اور ایک صدی میں عرب کی سلطنت غرناطہ (سپین) سے دہلی تک پھیل گئی۔"

عرب میں یہود و نصاریٰ کے اثرات

حضرات! یہ امر بھی بیان کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اسلام سے قبل عرب میں بت پرستوں کے علاوہ دہریہ۔ مجوسی۔ صابی۔ یہودی اور عیسائی بھی تھوڑی تعداد میں پائے جاتے تھے۔

غالباً پانچویں صدی قبل مسیح میں "بخت نصر" بادشاہ جب یہود کی تباہی کے درپے ہوا تو یہ مختلف ممالک میں پراگندہ و منتشر ہو گئے۔ بعثت نبوی صلعم کے قریب کے زمانہ میں یہودی ملک شام سے ملک عرب میں آ کر آباد ہو گئے۔ چنانچہ خیبر میں یہودیوں کی خاص آبادی تھی۔ پھر مدینہ کے قریب آ کر بھی وہ آباد ہو گئے۔ مدینہ میں بنو قینقاع۔ بنو نضیر اور بنو قریظہ یہود کے مشہور تین قبائل رہتے تھے۔ اور یہ سب تورات کی ان پیشگوئیوں کے مطابق نبی آخر الزمان کے ظہور کا انتظار کرنے لگے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمائی تھیں کہ:

(الف) "اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کہا سو اچھا کہا۔ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں (بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل) میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا اس سے حساب لوں گا۔"

استثناء باب ۱۸: آیت ۱۸-۱۷)

(ب) نیز فرمایا:۔

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لئے تھی۔"

(استثناء باب ۳۳: آیت ۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ پیشگوئیاں آنحضرت صلعم کے وجود باجود میں پوری ہوئیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بنی اسرائیل کے بھائیوں بنی اسماعیل میں سے بھیجا۔ آپ پر اپنا کلام نازل کیا۔ آپ کو کامل شریعت بصورت قرآن عطا فرمائی۔ آپ فاران کے علاقے سے ظاہر ہوئے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر دس ہزار قدوسی آپ کے ساتھ تھے۔ مگر یہود میں سے سوائے چند کے کسی اور کو آپ پر ایمان لانے کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ دوسری طرف یہود کے عرب میں آباد ہونے کے باوجود مذہبی اعتبار سے اس کا کوئی خاص اثر عرب پر نہ تھا۔

عیسائی مذہب عرب میں:

اسی طرح عیسائی عرب میں تیسری صدی عیسوی میں آئے۔ بعض قبائل نے عیسائیت اختیار کی۔ اس مذہب کا بڑا مرکز نجران کا علاقہ تھا۔ ان کو حبشہ کی طرف سے مدد ملتی تھی جو عیسائی ملک تھا۔ یمن کے علاقہ میں حبش کے بادشاہوں کا جو عیسائی تھے۔ بڑا اثر تھا۔ دوسری طرف شمال میں رومن ایمپائر سے جس کا سرکاری مذہب چوتھی صدی عیسوی میں عیسائیت ہو گیا تھا ان عیسائی عربوں کو مدد ملتی تھی۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود عربوں پر عیسائیت کا کوئی خاص مذہبی اثر نمایاں نہ تھا۔ ہاں البتہ عیسائیوں کے اثر سے ان میں شراب نوشی آ گئی تھی۔

مگر اسلام نے شراب نوشی اور جوا بازی پر پابندی عائد کر کے ان کے اخلاق و کردار میں ایک گہرا اثر پیدا کیا۔ جب شراب نوشی پر پابندی عائد ہوئی تو مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہ گئی۔ اور پھر شراب نہ پی گئی۔

چنانچہ ریورنڈ باسورتھ سمتھ اس بارہ میں تحریر کرتے ہیں کہ:

(ترجمہ) "آنحضرت صلعم نے جوا اور شراب پر بالکل پابندی عائد کر کے ان سماجی برائیوں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ایک وسیع علاقہ سے ختم کر دیا۔ جب کہ یہ دونوں برائیاں عیسائی سماج میں پائی جاتی ہیں۔ اور انیسویں صدی کی عیسائی حکومتیں اب بمشکل ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے بیدار ہو رہی ہیں۔"

(Mohammad & Mohammadanism. P. 207)

(باقی)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا سونگھڑہ میں ورود (بقیہ صفحہ اول)

ازاں بعد سید نعیم احمد عبد الرحیم ثانی نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؏

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک تربیتی موضوع پر احباب کرام سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جس میں آں محترم نے تمام افراد جماعت کو تبلیغی اور تربیتی امور میں جماعتی اخوت اور یکجہتی کو برقرار رکھنے کی تاکید فرمائی۔

محترم موصوف کی صدارتی تقریر کے بعد مکرم سید محبوب الرحمن صاحب صدر جماعت نے مہمانان کرام اور سامعین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا فرما کر جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور بعض ممبران جماعت نے خصوصی دلچسپی لی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمت کو قبول فرمائے اور آئندہ اس سے بھی زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

جلسہ میں مقامی دوستوں کے علاوہ جماعت احمدیہ بھدرک کے بعض احباب بھی موجود تھے ——!!

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۴ر فروری ۸۲ء کو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور افراد قافلہ نے علی الصباح کیندرا پاڑہ کے لئے روانہ ہونا تھا۔ لیکن محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور محترم میاں صاحب کی ناسازئ طبع کے باعث صبح کی بجائے سہ پہر کو کیندرا پاڑہ کے لئے بذریعہ کار روانگی عمل میں آئی۔

کیندرا پاڑہ میں کچھ وقت قیام فرما رہنے کے بعد اسی روز شام کو آپ بھونیشور کے لئے عازم سفر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور اپنی خصوصی حفاظت میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے۔ آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

منقولات

(۱) انگریزی ترجمہ القرآن پر ایک بے لاگ اور حقیقت افروز تبصرہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جس انگریزی ترجمۃ القرآن کو حکومت پنجاب (پاکستان) نے غلط، من مانا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والا قرار دے کر ضبط کیا ہے۔ اُس پر آج سے ۲۶ سال قبل کلکتہ یونیورسٹی کے فاضل پروفیسر جناب ہیرالال صاحب چوپڑہ ایم۔ اے کا ایک بے لاگ اور حقیقت افروز تبصرہ روزنامہ "ھدیٰ" کلکتہ مجریہ ۳ جون ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا تھا جسے قارئین کے افادہ اور ازدیادِ علم کے لئے من وعن ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"قرآن مجید (انگریزی مع عربی متن) ترجمہ از مولوی شیر علی مرحوم۔
پیش لفظ: از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر جماعت احمدیہ ربوہ۔ پاکستان۔
ضخامت ۱۲۸۰ صفحات۔ ہدیہ سولہ روپے۔ ۱۹۵۵ء
ملنے کا پتہ:۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ پنجاب۔ پاکستان۔
(از پروفیسر ہیرالال چوپڑہ ایم۔ اے۔ کلکتہ یونیورسٹی۔)

کلام اللہ کی جتنی بھی تبلیغ کی جائے باعثِ ثواب دارین ہے۔ کیونکہ اس کے مطالعہ اور ارشادات پر عمل کرنے سے انسان مومن بنتا ہے۔ اُسے ایمان کی دولت میسر آتی ہے۔ ایڈیشن زیر نظر میں عربی متن کے ساتھ ساتھ انگریزی ترجمہ بڑی خوبصورتی سے چھاپا گیا ہے۔ شروع میں قادیانی جماعت احمدیہ کے امیر حضرت مرزا صاحب خلیفۃ الثانی مسیح موعود نے پونے دو صد صفحات کا مبسوط دیباچہ دیا ہے جس میں اسلام کے بنیادی حقائق کو واضح کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح اسلام آغازِ کائنات سے تمام کائنات کی نجات کے لئے جاری ہے۔ اور باوجود مخاصمت کے اپنی صداقتوں کی بنا پر قائم و دائم رہے گا۔ کیونکہ دیگر مذاہبِ عالم یا تو کسی خاص خطۂ ارضی کے لئے یا کسی خاص قوم کے لئے معرضِ وجود میں آئے تھے۔ لیکن یہ شرف اسلام اور محض اسلام کو حاصل ہے کہ وہ تمام کائنات کے لئے حضرت محمدؐ کی معرفت اِس دُنیا میں لایا گیا۔

قادیانی جماعت تبلیغ اسلام کے معاملہ میں دیگر فرقوں سے بہت پیش پیش ہے۔ افریقہ کے جنگلوں کے آدی باسیوں۔ جنوبی امریکہ کے اصلی باشندوں غرضیکہ دُنیا کے ہر خطے میں اگر کوئی جماعت اسلام کے پیغام کو لے کر پہنچی تو وہ جماعتِ احمدیہ ہی تھی۔ آج سے چالیس سال قبل مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ کیا تھا۔ لیکن زبان انگریزی کی چند خامیاں قابلِ اعتراض تھیں جن پر خود مسلمانوں نے اعتراضات کئے تھے۔ چنانچہ مولوی شیر علی مرحوم نے انگریزی محاورے کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے یہ ترجمہ کیا ہے۔

کتاب کی طباعت ہالینڈ میں ہوئی ہے۔ اور قرآن کی شان کے عین موافق ہے۔ کیونکہ یہ مقدس کتاب ہر دیندار کے پاس رہنی ناگزیر ہے۔ اس لئے اسے دیدہ زیب طباعت میں ہی چھاپنا لازم تھا۔ لہٰذا ناشرین نے اِس کتاب کے احترام کو مدِنظر رکھتے ہوئے باریک سفید پائیدار کاغذ پر چھاپ کر قرآن کے دلدادوں پر احسان کیا ہے۔ یوں تو انگریزی زبان میں ایک درجن کے قریب ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں مولانا محمد علی مرحوم۔ پکھتال۔ علامہ عبد اللہ یوسف علی مرحوم اور اب ڈاکٹر آربری کے ترجمے نیز مولوی شیر علی مرحوم کا ترجمہ عربی متن کے ساتھ ہوئے ہیں۔ دیگر محض انگریزی ترجمے راڈویل، سیل، پامر، غلام سرور اور چند دیگر حضرات کے بھی ہیں۔ لیکن ان میں بغیر حواشی کے سوائے مولوی شیر علی صاحب (یعنی کتاب زیر نظر) کے کوئی دیگر ترجمہ نہیں ہے۔ ترجمہ کی صحت کی ضمانت مترجم کی محنت و کاوش ہے۔ اور ان تمام خوبیوں سے مزین کوئی دُوسرا قرآن شریف اس قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

عقائد میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن ترجمہ پیش کرتے ہوئے مولوی صاحب نے اپنے ذاتی عقیدوں کو دوسروں سے پیش پیش رکھنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ اور یہ دیانتداری قابلِ ستائش ہے۔ موزوں سائز کی جلد ہے آسانی سے ہاتھ میں اور جیب میں رکھا جا سکتا ہے اور اپنے انگریزی دان دوستوں کو بطور ہدیہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ ترجمہ بہت ہی مناسب ہے۔ عربی میں ہر آیت کے آگے نمبر دیا ہے۔ سورتوں کو علیحدہ دیا گیا ہے اور مختلف پاروں میں بھی بانٹا گیا ہے۔ آخر میں مختصر سا انڈکس بھی ہے۔ جو کتاب کی افادیت میں اضافہ کا موجب ہے۔۔۔۔۔۔"

(بحوالہ ھدیٰ مجریہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء صفحہ ۳)

(۲) قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی دفعہ منسوخ نہیں ہوئی ہے

"گذشتہ ۱۷ فروری (۱۰ ک) سابق اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے ۱۹۷۳ء کے آئین کے بارے میں ایک تفصیلی بیان جاری کیا ہے جس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ کیا ۱۹۷۳ء کا آئین محفوظ ہے اور کیا احمدی اب تک غیر مسلم ہیں؟ جناب یحییٰ بختیار نے انکشاف کیا ہے کہ جنرل ضیاء الحق بارہا کہہ چکے ہیں کہ انہوں نے ۱۹۷۳ء کے آئین کو نہیں چھیڑا اور یہ بدستور محفوظ ہے۔ لیکن فی الحال اسے معطل کر دیا گیا ہے۔ یحییٰ بختیار نے بتایا کہ ۱۹۷۳ء میں پارلیمنٹ نے ۱۹۷۳ء کے آئین میں جو ترامیم کی تھیں اُن میں سے کم از کم دو اہم ترامیم جنرل ضیاء الحق ۸ جولائی ۱۹۸۱ء کے ایک آرڈیننس کے ذریعہ منسوخ کر چکے ہیں۔ پہلی ترمیم مجریہ ۱۹۷۴ء ہے جس میں پاکستان کے علاقوں کی صراحت کی گئی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے پر یہ آئینی ترمیم ضروری ہو گئی تھی۔ دوسری ترمیم جو ۱۹۷۴ء میں کی گئی احمدیوں کے بارے میں ہے جس میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ مولانا شاہ احمد نورانی جیسے سیاسی مذہبی رہنما ان اہم ترامیم کی تنسیخ سے واقف نہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ان ترامیم کی تنسیخ ۲۳۴ ایکٹس کی ایک لمبی فہرست میں شامل تھی جنہیں آرڈیننس کے ذریعے فرسودہ اور غیر ضروری قرار دے کر منسوخ کیا گیا۔ نہ ہی اس تنسیخ سے متعلق آرڈیننس کی اخبارات کے ذریعے تشہیر کی گئی۔ یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ اگر اس آرڈیننس میں کوئی رد و بدل کیا گیا ہے تو وہ ان کے علم میں نہیں۔ وزارت قانون اور پارلیمانی امور کے ۸ جولائی ۱۹۸۱ء کے گزٹ آف پاکستان میں آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۱ء نمبر XXXVII شائع ہوا جس میں آئین میں پہلی ترمیم کے قانون مجریہ ۱۹۷۴ء (نمبر XXXIII-۱۹۷۴ء) فہرست میں نمبر ۲۵۸ پر اور آئین میں دوسری ترمیم کے قانون مجریہ ۱۹۷۴ء نمبر XLIX کو فہرست میں ۲۶۲ نمبر پر منسوخ کر دیا گیا۔ پہلی ترمیم کی تنسیخ سے پاکستان کے علاقوں اور سرحدوں کی وضاحت باقی نہیں رہی۔ اور اس طرح یہ مشتبہ ہو کر رہ گئی ہیں۔ جہاں تک دوسری آئینی ترمیم کے قانون مجریہ ۱۹۷۴ء ایکٹ XLIX-۱۹۷۴ء کی تنسیخ کا تعلق ہے جس میں قادیانی احمدی یا لاہوری گروپ کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا منسوخ کر دی گئی ہے۔ اس طرح اب ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت احمدی غیر مسلم نہیں رہے۔ اگر متعلقہ ترمیم کی تنسیخ سے متعلق جنرل ضیاء الحق کے آرڈیننس کو جائز تصور کیا جائے تو پھر احمدی لوگ مسلمانوں کی حیثیت سے اپنی پرانی حیثیت دوبارہ حاصل کر چکے ہیں۔ جس کے وہ دعوے دار تھے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ایسی تنسیخ کا حکم جنرل ضیاء الحق نے دیا ہے یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ وہ کسی ایسے آرڈیننس پر دستخط کریں گے جس میں نتائج پر غور کئے بغیر آئین کی اہم دفعات کو منسوخ کر دیا گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی جنرل ضیاء یہ کہتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء کا آئین اب تک محفوظ ہے اور اُنہوں نے اسے چھیڑا تک نہیں ہے؟"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۸ فروری ۱۹۸۲ء)

(۳) صدرِ مملکت کے سوا کوئی شخص ایوارڈ نہیں دے سکتا

"راولپنڈی: پاکستان سرکار کی طرف سے کیبنٹ ڈویژن کے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے سوا کوئی شخص یا ادارہ ایوارڈ، تمغے یا تعریفی اسناد یا ان سے ملتے جلتے ناموں کی سندیں جاری کرنے یا تقسیم کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ بعض ادارے اور بعض نجی افراد پاکستان سول ایوارڈز تقسیم کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو پہلے سے موجود قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اور جس پر انہیں بیس ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

پریس نوٹ میں متعلقہ قانون کی مختلف دفعات یاد دلائی گئی ہیں۔ مثلاً دفعہ ۲ (ب) میں کہا گیا ہے کہ اعزازات سے مُراد ٹائیٹل، آرڈر، ایوارڈ، میڈل یا تعریفی سند ہے۔ دفعہ ۳-(۱) میں کہا گیا ہے کہ مسلح افواج میں بہادری کے کارناموں یا تعلیمی میدان، نرسنگ، اور اسپورٹس وغیرہ میں شاندار خدمات پر اعزازات جاری کرنے کے لئے صدرِ مملکت وقتاً فوقتاً احکامات دیں گے۔ جن میں ان شرائط کا بھی تعین ہوگا جن کے تحت ایسے اعزازات عطا یا منسوخ کئے جا سکتے ہیں۔ دفعہ (۱) میں کہا گیا ہے کہ صدرِ مملکت کے سوا کوئی شخص یا ادارہ مذکورہ ایوارڈ، تمغے یا تعریفی اسناد یا ان سے مشابہ اعزازات نہیں دے سکتا۔"

(ہفت روزہ "بلٹز" بمبئی مجریہ ۲۷ فروری ۱۹۸۲ء)

جماعتہائے احمدیہ میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد!

مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو احمدیہ مسجد میں مکرم محمد صادق صاحب قریشی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد فاروق صاحب قریشی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز محمد انس قریشی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو الہٰی بلڈنگ میں مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا مکرم عبدالباری صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبدالحلیم صاحب طاہر کی نظم خوانی کے بعد مکرم سہیل تاباں صاحب نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ خاکسار محمد حمید کوثر، مکرم عبدالرحیم صاحب، مکرم عبدالشکور صاحب بریکر۔ مکرم ولی محمد عثمان صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ مکرم نذیر احمد صاحب اور عزیز مظفر احمد نے نظمیں پڑھیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو احمدیہ جوبلی ہال میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم میاں فضل الوہاب صاحب کی تلاوت اور مکرم سید شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ مکرم عبدالمتین صاحب بی کام مکرم کلیم الدین صاحب مکرم شمس الدین صاحب مکرم نورالدین صاحب انور دہلوی۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تیماپوری۔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس نے تقاریر کیں۔ مکرم عبدالقیوم صاحب نے نظم پڑھی ازاں بعد مکرم بشیر الدین صاحب الہ دین اور مکرم سراج الحق صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ سے اپنی اپنی ملاقات کے حالات سنائے آخر میں صدر مجلس کی صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم عبدالمومن صاحب ٹاک سرینگر تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم غلام رسول صاحب ملک کی تلاوت کلام پاک اور عزیز عبدالحلیم ٹاک کی نظم خوانی کے بعد مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب نے پیشگوئی کا متن سنایا عزیز فیروز احمد پڈر۔ خاکسار عبدالمومن ٹاک، مکرم بابو غلام رسول صاحب۔ مکرم مولوی عبدالسلام نبی صاحب نیاز صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ عزیز عبدالشکور ٹاک نے نظم پڑھی۔ بعد دعا اجلاس ختم پذیر ہوا۔

مکرم مولوی سید ... صاحب مبلغ سونگھڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مکرم سید علاء الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز فضل ... کی تلاوت کلام پاک اور عزیز سید ... ایم کام کی نظم خوانی کے بعد خاکسار سید فضل عمر۔ مکرم ماسٹر عبدالرحیم صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں عزیز عبدالحکیم نے نظم سنائی۔ مکرم سید انصار احمد صاحب کے شکریہ اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مکرم سید عبدالرشید صاحب برہ پور اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو احمدیہ منزل میں اجلاس مکرم حسن محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی سید عبدالرزاق صاحب انسپکٹر بیت المال کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ فوزیہ بشریٰ مکرم مولوی محمد اقبال صاحب ملک مبلغ سلسلہ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب۔ خاکسار اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ مکرم سید حمید الحق صاحب نے نظم سنائی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

مکرم ... صاحب سیکرٹری تبلیغ بنگلور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو مکرم محمد عنایت اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز اسلم پاشا کی تلاوت کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ عزیز اسلم پاشا نے نظم پڑھی۔ ... عزیز حبیب احمد خان۔ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب ... انسپکٹر بیت المال اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں مکرم محمود احمد صاحب نے نظم سنائی بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مکرم محمد سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ جمشید پور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو احمدیہ مسلم مشن میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم خورشید احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم جاوید انور صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد سلیمان عزیز ناصر احمد سلمہٗ مکرم جاوید انور صاحب اور مکرم حمید الدین صاحب نے تقاریر کیں اجتماعی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

مکرم غلام محی الدین صاحب جموں تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم بابو محمد یوسف صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم ظہور حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم حمید اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب بٹ۔ مکرم بابو محمد یوسف صاحب اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بٹ مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم رئیس الرحمٰن خان صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ... تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم عبدالخطیب خان صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز عزیز ... احمد خان کی تلاوت کلام پاک اور عزیز مجیب الرحمٰن خان کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہٗ شیخ حلیم الدین صاحب مکرم ... خان صاحب۔ عزیز منصور رحمان صاحب، مکرم ایجاب الحق صاحب، مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب، مکرم محمد اسلم صاحب، مکرم احمد نور صاحب، خاکسار رئیس الرحمٰن خان اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم محمد سلیمان خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک امرچھ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مکرم شیخ عبدالحمید صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا سید امداد علی شاہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ عبدالغفار صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب قریشی۔ مکرم بشیر احمد صاحب قریشی مکرم امان اللہ خان صاحب خاکسار محمد سلیمان خان اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں دوران تقاریر عزیز شکیل احمد میر عزیز وسیم احمد ... اور سید امداد علی شاہ نے نظمیں پڑھیں۔

مکرم وسیم احمد صاحب ناصر قریشی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو اجلاس مکرم عبدالماجد صاحب قریشی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم میر عبدالحمید صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم ارشد احمد صاحب۔ مکرم میر عبدالمجید صاحب۔ مکرم اسرار علی خان صاحب خاکسار وسیم احمد اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں مکرم شکیل احمد شاہ صاحب۔ مکرم محمد ارشد صاحب مکرم سراج علی خان صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب میر نے نظمیں پڑھیں بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر چند غیر از جماعت دوستوں سے دلچسپ تبادلۂ خیالات بھی کیا گیا۔

مکرم محمد حبیب الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مکرم غلام حمید الدین صاحب کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز مکرم ظفر احمدی صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم غلام نعیم الدین صاحب، مکرم اسامہ احمدی صاحب مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب۔ مکرم ظفر احمدی صاحب خاکسار حبیب الدین اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران کچھ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید موسیٰ بنی مائینز لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مکرم شیخ ابراہیم صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مسعود احمد خان صاحب اور مکرم بشیر احمد خان صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ مکرم منور احمد صاحب قائد مجلس، مکرم ماسٹر جلیل احمد صاحب مکرم شیخ داروغہ صاحب، خاکسار شمس الحق خان معلم اور صدر مجلس نے تقاریر کیں آخر میں خاکسار نے نظم پڑھی بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم منور احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ صالح نگر تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم نور خان صاحب کی تلاوت اور مکرم بشیر احمد صاحب کی نظم کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی صاحب موصوف نے اس نشانِ صداقت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب نے نظم پڑھی دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی مستورات کی طرف سے سامعین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ کرناگپلی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں اجلاس مکرم پی ... محمد کنجو صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم ... کبیر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد صدر مجلس نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم ... صاحب قائد مجلس، مکرم ... عبدالرشید صاحب مکرم محمد شمس الدین صاحب اور خاکسار محمد فاروق مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم ... برکت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ کوڈالی تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد احمدیہ میں اجلاس مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب نے نظم سنائی صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید، مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

آئندہ شمارہ انشاء اللہ تعالیٰ مصلح موعودؓ نمبر ہوگا

تعلیمی تمغہ جات

جماعت احمدیہ کشمیر کے دو ہونہار نوجوان عزیز ڈاکٹر ممتاز الدین ابن مکرم بشیر الدین صاحب ساکن اونگام (بانڈی پورہ) جنہوں نے کشمیر یونیورسٹی سے M.B.B.S. کے فائنل امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی اور عزیز صلاح الدین ابن مکرم میر غلام رسول صاحب یاری پورہ کشمیر جنہوں نے B.V.Sc. کے فائنل امتحان میں راجندرا یونیورسٹی حیدرآباد میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی ان ہر دو کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلائی تمغہ جات دیئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ۔

اس تعلق میں اخبار بدر میں بھی ایک سے زائد مرتبہ اعلان شائع ہو چکے ہیں کہ ایسے ہونہار احمدی طالب علم جنہوں نے یونیورسٹی یا بورڈ کے سالانہ امتحان میں پہلی۔ دوسری یا تیسری پوزیشن حاصل کی ہو وہ اپنے جملہ کوائف سے جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کا معاملہ بھی سفارش کے ساتھ پیش کیا جا سکے لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر ۱۹۸۰ء یا اس کے بعد کے نتیجہ کے مطابق کوئی طالب علم اپنے آپ کو شرائط کے مطابق جماعتی تمغہ کا مستحق سمجھتا ہے تو وہ اپنے کوائف جلد نظارت ہذا کو ارسال فرمائے۔

ناظر تعلیم قادیان

درخواستہائے دعا

● مکرم ظہیر احمد صاحب مقیم مغربی جرمنی دینی و دنیوی ترقیات اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے ● مکرم عبد الحلیم کمال احمد صاحب ابن مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب مونگیر اپنی پہلی تنخواہ سے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ستر روپے ادا کر کے ملازمت کے بابرکت ہونے اور چھوٹے برادران عزیز جمال احمد، عزیزم غلام احمد سلمہما کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● محترمہ یو مریم صاحبہ محترمہ یو نفیسہ صاحبہ، محترمہ یو زینبہ صاحبہ عزیزہ ذکیہ بی صاحبہ مکرم ایم پی شمس الدین صاحب، محترمہ وی پی صالحہ صاحبہ اور مکرم ٹی بشیر احمد صاحب آف پنگاڈی بحیثیت مجموعی مبلغ بیالیس روپے درویش فنڈ میں ادا کر کے درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے ● مکرم عبد المومن صاحب قریشی ایڈوکیٹ مقیم نیروبی مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات نیز بڑے بھائی مکرم عبد المنان صاحب کی صحت کاملہ اور کاروبار میں ترقی کے لئے ● مکرمہ امۃ النفیس صاحبہ اہلیہ شفیق احمد صاحب سندھی قادیان والدہ کے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت و شفایابی کے لئے ● عزیز منیر احمد طاہر قادیان امتحان مولوی فاضل میں اعلیٰ کامیابی اور مکرم عبد المنان صاحب عاجز ساکن چارکوٹ کے بچے کی کامل صحت یابی کے لئے ● مکرم محمد صادق صاحب قریشی ستا بھجانپور مختلف مدات میں دس روپے ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی مد اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز محمد زاہد قریشی سلمہ کے میڈیکل کالج میں داخلہ اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم شمیم الدین صاحب برہ پورہ اقتصادی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ● مکرم سید حمید احمد صاحب مقیم کینیڈا پریشانیوں کے ازالہ اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم عزیز احمد صاحب مقیم اونٹاریو (کینیڈا) قرض کے بوجھ سے نجات ملنے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) کی بندش پیشاب کی تکلیف کے ازالہ اور کامل صحت کے لئے ● محترمہ مریم بانو صاحبہ سرینگر مسجد فنڈ میں چندہ ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی اور حقیقی معنوں میں احمدی بننے کی توفیق پانے کے لئے ● مکرم بشیر احمد صاحب ڈون آف ناصر آباد کا خورد سالہ بچہ ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گیا ہے نعم البدل عطا ہونے اور صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے ● مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب ڈار سرینگر کے گمشدہ لڑکے عزیز مظفر احمد سلمہ کی بازیابی کے لئے ● مکرم عبد الوہاب صاحب ایشی آف آسنور ایک حادثہ میں ٹانگ سے محروم ہو کر صدر ہسپتال سرینگر میں زیر علاج ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● مکرم بشیر الدین احمد صاحب حیدرآبادی نزیل قادیان اپنی بیٹی عزیزہ امۃ القیوم بیگم سلمہا کی تقریب رخصتانہ کے بابرکت ہونے اور حسن و خوبی انجام پانے (۲) مکرم نثار احمد صاحب و مکرم محمد عبد الصمد صاحب یادگیر کے کاروبار میں ترقی و خیر و برکت افراد خاندان کی صحت و سلامتی اور خاص طور پر ان کی والدہ محترمہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام کامیاب جلسہ عام

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو مقیم مدراس

مدراس اور مضافات میں پیدا شدہ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر جنوبی ہند کی پیار و محبت اور مذہبی رواداری کی قدیم روایات کو قائم رکھنے اور اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف پیدا کی گئی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جماعت احمدیہ مدراس نے فیصلہ کیا کہ وسیع پیمانے پر ایک جلسہ عام منعقد کیا جائے۔

چنانچہ مورخہ ۲۸/۲/۸۲ کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسلم مشن کے باہر چوراستے پر مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت کی صدارت میں ایک شاندار جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تقریر کرنے کے لئے اس علاقہ کے ایک مایہ ناز مقرر ایک مانے ہوئے لیڈر اور روزنامہ نیرو تیم (NEERCTTAM) کے ایڈیٹر شری اڈیار نے ہماری دعوت کو قبول کر لیا۔ موصوف کے ساتھ خاکسار کے دیرینہ تعلقات ہیں۔ خاکسار انہیں مطالعہ کی غرض سے احمدیہ لٹریچر بھی دیتا رہا۔ آپ اپنے اخبار میں کئی دفعہ جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ جلسہ کے لئے یہاں کی عادت کے مطابق تمام اشتہار سارے شہر میں چسپاں کئے گئے چوراستہ میں بہت بڑا اسٹیج بنایا گیا اور اسے ٹیوب لائیٹوں اور قمقموں سے آراستہ کیا گیا۔ بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا۔ پولیس کا بہترین انتظام تھا اور شام کے چھ بجے اس حصہ میں ٹریفک کو روک دیا گیا تھا۔

جلسہ کی کارروائی مکرم شریف احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزم رفیق احمد صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی مکرم صدر صاحب نے جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے موجودہ فضا میں مذہبی رواداری اور باہمی پیار و محبت کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے اپنی انگریزی تقریر میں اسلام کی عالمگیر اور صلح کن تعلیمات اور جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

مکرم ناصر احمد صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں سیرت رسول کریم صلعم کے مختلف پہلو بیان کئے اس کے بعد خاکسار نے سابقہ کتب میں حضرت رسول کریم صلعم کے بارہ میں پیشگوئیاں بیان کرنے کے بعد مختلف مذاہب کی ہم آہنگ تعلیمات کی روشنی میں تمام اہل مذاہب کے درمیان صلح و صفائی کے ساتھ رہنے کی ضرورت پر زور دیا اس سلسلہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر شری اڈیار کی تھی آپ نے اپنی طویل اور بہت ہی اثر انگیز تقریر میں بتایا کہ میں نے احمدیہ لٹریچر کا خاص طور سے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعض کتب کے تامل ترجموں کا گہرا مطالعہ کیا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مذہب کے بارے میں میرے دل میں جس قسم کے بھی سوال اور شک و شبہات پیدا ہوتے رہے ہیں ان سب کا تسلی بخش جواب مجھے احمدیہ لٹریچر میں ملتا رہا ہے۔ میں نے احمدیوں کا بھی گہرا مطالعہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کے قول اور فعل میں بھی ہم آہنگی ہے آپ نے پیغام صلح کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امن بخش تعلیمات کو سراہا۔ اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے موقف کی تعریف کی۔

آپ نے بتایا کہ جنوبی ہند میں جو مذہبی رواداری باہمی محبت قائم ہے اس میں کوئی شخص یا کوئی طاقت رخنہ اندازی نہیں کر سکتی ہم اپنی قدیم روایت کو ہمیشہ قائم رکھیں گے۔ آپ نے تبدیلیٔ مذہب کے متعلق ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مذہب کی تبدیلی انسان کا اپنا ذاتی معاملہ ہے اس میں کسی حکومت یا تنظیم کو دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ تحقیق کی جا سکتی ہے کہ کہیں جبر و اکراہ ہو اور اس کے پیچھے کوئی ذاتی یا سیاسی منفعت کار فرما ہو۔

آپ کی تقریر اور شکریہ کے بعد دس بجے کے قریب یہ جلسہ بہت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم حاضرین اول تا آخر موجود تھے اور جلسہ بہت ہی پُر رونق تھا۔ مورخہ ۱۷ ر فروری کے اخبار NEERCTTAM کے چوتھے صفحہ پر آٹھ کالم کی سرخی میں ہمارے جلسہ کی رپورٹ تھی۔

اخبار اور مشن

درحقیقت اخبار اور مشن ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے کسی قوم کی ترقی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے یہ دونوں چیزیں انقلاب اور انتشار پر دلالت کرتی ہیں۔ حضرۃ المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

نتیجہ امتحان دینی نصاب ناصرات الاحمدیہ بھارت

سال ۱۹۸۱ء کا دینی امتحان ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کے نصاب کے مطابق لیا گیا۔ معیار سوم الف کا نتیجہ تمام لجنات کو بھجوایا جا چکا ہے۔ معیار اوّل، دوم اور معیار سوم ب کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ چونکہ قادیان کی ناصرات کا نصاب زیادہ تھا اس لئے ان کی پوزیشن علیحدہ نکالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین

نوٹ:۔ ۱۹۸۲ء کا لائحہ عمل ہر لجنہ کو بھجوا دیا گیا ہے۔ سیکرٹری ناصرات لائحہ عمل کے مطابق گروپس بنا کر نصاب لکھوا دیں اور امتحان کی تیاری ابھی سے کروائیں۔ امتحان انشاء اللہ ماہ احسان (جون) کے دوسرے اتوار کو ہوگا۔

نگران ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معیار اوّل - قادیان

نام ممبرات	مقام	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ حمیدہ پروین		اوّل	۹۴/۱۰۰
" طلعت بشریٰ			۸۴
" امۃ الحیٔ فاروقی		سوم	۸۹½
" نعیمہ سلطانہ			۸۴
" امۃ الرؤف		اوّل	۹۲
" امۃ الہادی			۷۷½
" مظفر محسنہ			۷۲
" عزیزہ مبارکہ			۸۸
" طلعت راشدہ			۸۴
" مبشرہ شوکت			۸۲½
" امۃ الباری		دوم	۹۰½
" امۃ النصیر بشریٰ			۷۹½
" طلعت بشریٰ			۵۸½
" طاہرہ صدیقہ			۷۹½
" افتخار رخشندہ			۶۹
" راشدہ پروین			۸۶
" امۃ الباسط			۳۸½
" طاہرہ شوکت			۸۷½
" راشدہ پروین			۷۰
" طاہرہ بشریٰ			۳۵

معیار اوّل - بیرونی ناصرات

نام ممبرات	مقام	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ عاصمہ بیگم	حیدرآباد		۵۰
" نفیسہ بیگم	"	چہارم	۶۸
" عائشہ فرزانہ	"		۶۵½
" منصورہ ریحانہ	"	اوّل	۷۶
" زرینہ بیگم	"		۶۴
" شوکت جہاں	"		۵۱
" ماجدہ بیگم	"		۴۵
" رفیعہ نسرین	"		۶۱
" بشریٰ بیگم	کیرنگ		۴۷
" تنویر بیگم	"		۴۸
" امۃ [illegible]	"		۴۸
" [illegible] بانو	"		۵۳
عزیزہ امۃ العزیز	کیرنگ		۵۴
" رابعہ بصرہ بیگم	"		۳۸
" امۃ النور	"		۴۸
" اُم الانان	"		۵۰
" بلقیس بیگم	"		۵۱
" مبشرہ بیگم	"		۳۵
" طاہرہ بیگم	چنتہ کنٹہ		۳۷
" زینت بیگم	"	چہارم	۶۸
" شوکت سراج	"		۴۲
" نعیمہ بیگم	"		۴۵
" نصرت جہاں بیگم	"		۵۰
" طاہرہ خاتون	سعدرک		۴۵
" نفیسہ خاتون	"		۴۵
" زکیہ خاتون	"		۳۹
" یاسمین	شموگہ	چہارم	۶۸
" شفقت فرزانہ	سکندرآباد	دوم	۷۰
" نصرت الدین	"	سوم	۶۹
" عطیہ سلطانہ	"		۵۲
" سعیدہ مبارکہ	بنگلور		۴۵
" سنجیدہ جبیں	کلکتہ		۴۷
" آصفہ بیگم	کرڈاپلی		۴۰
" سلاتون بیگم	"		۴۹
" ریشمہ بیگم	"		۵۶
" عقیدہ بیگم	"		۴۲
" انجمن بانو	"		۵۶
" رشیدہ عمر	مدراس	دوم	۷۰
" بشریٰ عمر	"	اوّل	۷۶
" زرینہ عبداللہ	"		۶۶
" شیریں شریف	"		۶۴
" طاہرہ بیگم حسن ابراہیم	"		۶۶

معیار دوم - قادیان

نام ممبرات	مقام	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ امۃ الرشید		دوم	۷۲
" آصفہ بیگم			[illegible]
" شکیلہ [illegible] اختر			[illegible]
" فریدہ بیگم			۴۰
" نگہت یاسمین			۳۸
عزیزہ بشریٰ بیگم تبسم		سوم	۶۹½
" روبینہ شاہین			۴۴½
" امۃ السلام			۴۶½
" منصورہ بیگم			۳۳
" امۃ الحکیم			۴۶
" جمیلہ بیگم			۶۶½
" نعیمہ مبارکہ		اوّل	۷۶½
" امۃ العزیز بشریٰ			۶۷
" امۃ الحیٔ			۴۱
" امۃ المتین رضوانہ		اوّل	۷۶½
" مبارکہ طیبہ			۶۱
" نصرت جہاں تبسم			۲۳
" آنسہ امۃ الرقیب			۴۰½
" امۃ السلام			۳۳
" آنسہ خاتون			۳۳
" بشریٰ خورشید			۳۴

معیار دوم - بیرونی ناصرات

نام ممبرات	مقام	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ طیبہ صدیقہ	حیدرآباد	سوم	۶۲
" کوثر صدیقہ	"		۵۲
" امۃ المتین	"		۴۷
" امۃ الرشید	کیرنگ		۴۸
" انجم آراء	"		۲۸
" فاطمہ بیگم	"		۳۵
" صدیقہ بیگم	"		۳۳
" منصورہ بیگم	"		۳۳
" قریشہ بیگم	"		۲۸
" ممتاز بیگم	"		۳۵
" صفیہ بیگم	"		۵۰
" انیس جہاں	چنتہ کنٹہ		۴۳
" امۃ القدوس	"		۳۳
" ناصرہ بیگم	"		۳۳
" سلطانہ خاتون	[illegible]	سوم	۶۲
" شمیمہ بیگم	"		۴۸
" ذکیہ بیگم	"		۴۷
" منصورہ خاتون	"		۴۶
" ذاکرہ خاتون	"		۵۹
عزیزہ امۃ الحفیظ	سعدرک		۴۳
" ناصرہ بیگم	کرڈاپلی		۴۵
" منصورہ بیگم	"		۴۴
" نورجہاں بیگم	"		۴۴
" زینت بیگم	"		۴۳
" عقیلہ بیگم	"		۴۱
" بشیرہ بیگم	"		۴۲
" معلّمہ بیگم	"		۴۳
" رفعت النساء	سنتوگر		۵۲
" بشریٰ سلطانہ	"		۴۷
" سعادت النساء	"		۴۲
" امۃ العلیم	"		۴۳
" سعیدہ مبارکہ بیگم	"		۴۱
" فیض النساء	"		۴۲
" منصورہ بیگم	"		۴۷
" نسرین	جڑچرلہ	اوّل	۷۱
" منصورہ سلطانہ	بنگلور		۴۵½
" نسرین سلطانہ	"		۴۴
" منصورہ ندیم	"		۴۴
" مہ جبیں سلطانہ	"		۳۶
" شاہدہ فوزیہ	کلکتہ		۴۹
" منور سلطانہ	"		۵۰
" منصورہ الدین	سکندرآباد	اوّل	۷۱
" صالحہ الدین	"	دوم	۶۷
" حنیفہ بیگم	مدراس		۴۰
" نعیمہ عمر	"		۲۵
" سلیمہ بشریٰ	یاری پورہ	سوم	۶۲
" صدیقہ بشریٰ	"		۲۹
" فوزیہ بشریٰ	"		۴۱

معیار سوم ب - قادیان

نام ممبرات	مقام	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ رفیعہ بانو		سوم	۴۹½
" امۃ الفردوس			۴۴
" نزہت بیگم			۴۲½
" روحیا خانم			۴۴
" طیبہ صدیقہ			۴۵
" یاسمین اختر			۴۲
" رخشانہ ممتاز			۴۶
" شاہدہ بیگم			۳۱
" امۃ المجیب			۳۸½
" امۃ الرؤف			۳۴
" ریحانہ پروین			۳۱
" شوکت جہاں ناہید			۳۴
" فرخندہ خاتون			۱۷
" حلیمہ بیگم			۴۲
" مبارکہ نصرت			۳۹
" نسیمہ راشدہ			۱۹
" مبارکہ بیگم			۳۲½
" راشدہ پروین			[illegible]

نام ممبرات			حاصل کردہ نمبر
عزیزہ امۃ الحبیب		دوم	۴۶½
" بشریٰ پروین			۴۴
" امۃ الرزاق کوثر			۴۱
" وجیہہ بشریٰ		اوّل	۴۷½
" صفیہ حلیمہ			۴۴½
" امۃ النجیب			۴۴½
" امۃ السلام طاہرہ			۴۰
" امۃ الباسط			۱۷
" قانتہ صدیقہ			۴۰½
" روبی ممتاز			۳۵½
" امۃ السلام خادم			۲۸

معیار سوم ب پیاری ناصرات

عزیزہ منصورہ	حیدرآباد	دوم	۴۳
" امری بیگم	"		۳۲
" فرح	"		۲۲
" سنبلہ بیگم	"		۳۵
" فہیمہ بیگم	"		۳۶
" مبشرہ بیگم	"		۲۲
" امۃ الجمیل	"	اوّل	۴۸
" قدسیہ	"		۲۳
" امۃ الباسط	"		۲۶
" امۃ المجیب	"	سوم	۴۱
" منصورہ بانو	"		۲۵

نام ممبرات			حاصل کردہ نمبر
عزیزہ رضیہ سلطانہ	سکندرآباد		۳۲/۵۰
" عفت سلطانہ	"		۳۷
" صابرہ	کرڈاپلی		۳۲/۵۰
" رشیدہ بیگم	"		۳۰
" بشریٰ بیگم	"		۱۴
" روزینہ	"		۴۱
" روزہ بیگم	"		۲۴
" امۃ القیوم	"		۲۵
" فاطمہ بیگم	"		۲۵
" رفیقہ بیگم	"		۴۱
" آمنہ بیگم	"		۲۵
" سرفن بیگم	"		۱۴
" صالحہ بیگم	"		[illegible]
" رتیبہ بیگم	"		۳۰
" منیرہ خاتون	یبرہ پور درہ		۳۵/۵۰
" رضوانہ بیگم	"		۳۰
" مہ پارہ	شاہجہانپور		۲۸
" جاوید سلطانہ	شموگہ		۲۶
" نجمہ بیگم	"		۳۳
" سیدہ منصورہ بیگم	"		۲۷
" حمیدہ بانو	جڑچرلہ		۲۹
" امۃ الحفیظ	"		۳۴
" سیدہ ارشد فاطمہ	"	سوم	۴۱
" رضیہ بیگم	[illegible]		۴۰
" امۃ الرحیم	[illegible]		۱۷

ہفتہ مال مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۱۶ ارتا ۲۳ تمام مجالس مقامی طور پر ہفتہ مال پورے جوش و خروش کے ساتھ منائیں۔

(۱)— اس ہفتہ میں ناظمین مال چندہ دہندگان کے گوشوارے تیار کر کے وفد کی صورت میں ہر خادم اور طفل تک پہنچ کر بقایاجات کی وصولی کی کوشش کریں۔

(۲)— چندہ مجلس کی وصولی کے ساتھ ساتھ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی بھی کوشش کریں۔

(۳)— اس ہفتہ میں کم از کم ایک یا دو مرتبہ تربیتی اجلاس منعقد کریں جس میں خدام کو مالی قربانی و ہفتہ مال کی اہمیت سے آگاہ کیا جا سکے۔

اُمید ہے کہ جملہ مجالس ان اُمور کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہفتہ مال منائیں گے اور اپنی اپنی کارگزاری رپورٹ مرکز میں ارسال کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے آمین

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تشکر و اعتذار

خاکسار کے والد مکرم ایس این جمیل احمد صاحب کی وفات پر اندرون و بیرون ملک کے بہت سے بہن بھائیوں کی طرف سے تعزیت و ہمدردی کے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینے میں کچھ وقت لگے گا خاکسار اخبار بدر کے ذریعہ ایسے تمام بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلندی درجات سے نوازے اور تمام پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار:

سید عارف احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ارتی ہار (؟) بہار

منظوری ممبران انجمن احمدیہ وقف جدید قادیان

برائے سال ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم سال ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹۸۲ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران وقف جدید قادیان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جو انجمن وقف جدید قادیان نے زیر ریزولیشن ۱۸ مورخہ ۱۹-۲-۸۲ ریکارڈ کی ہے۔

(۱) خاکسار ملک صلاح الدین — انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

(۲) محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز — ممبر

(۳) محترم مولوی بشیر احمد صاحب بھٹی — ممبر

(۴) محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی — ممبر

(۵) محترم چوہدری عبد القدیر صاحب — ممبر

(۶) محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب — ممبر

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

بھواد ضلع فتح پور میں جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی سالانہ کانفرنس

بتاریخ ۲۷، ۲۸ ماہ امان (مارچ) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

مرتبع بہوہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر فتح پور سے ملحق ہے۔ ریلوے اسٹیشن فتح پور سے متصل بس ملتی ہے کرایہ صرف ۲/- روپے ہے۔ شہر فتح پور کانپور و الہ آباد کے درمیان میں ٹرین کا اسٹاپ ہے۔ احباب جماعت کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکت فرماویں۔ مستورات کے لئے انتظام نہیں ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ چندہ کانفرنس جناب صدر صاحب مجلس استقبالیہ کی خدمت میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدر مجلس استقبالیہ:

Mr. Mohd. Ahmad Saley
42/129 Makhania Bazar
KANPUR (U.P)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

یوم مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ بحکم ربانی بیعت لے کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی جماعتہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب معمول اس دن جلسے کر کے رویداد جلسہ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوا دیں۔ مقامی جماعتیں سہولت کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دعائے مغفرت

افسوس! میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بعمر قریباً ۶۰ سال دس بجے شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون — مرحومہ نمازوں اور تہجد کی پابند رہیں یہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت اور عقیدت رکھتی تھیں آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے ایک لڑکی اور بہت سے پوتے پوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہم کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ خاکسار ملک عبد الکریم آسنور (کشمیر)

"اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"
(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلّم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳...۷

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475.
RESI. 273903.
CALCUTTA - 700073.

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"مَیں وُہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
(فتح اسلام صفحہ ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبّت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز
تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے: ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر
ہمارے یہاں ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی
ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ
ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA.
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۔۔۔ ۴۳۴۷۱۷

اِرشادِ نبوی ؐ

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ آدمی ذلیل و رُسوا ہوگیا"۔ صحابہ ؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ؐ! کون ذلیل و رُسوا ہوگیا؟ حضور ؐ نے فرمایا: "جس نے اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی زندگی کا زمانہ پایا اور پھر وہ (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہُوا"۔

محتاجِ دُعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

"جو شخص امانت دار نہیں اُس کا ایمان کامل نہیں"۔ (مشکوٰۃ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:۔

"دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے"۔ (اسلامی اُصول کی فلاسفی صـ)

پیشکش: محمد امان اختر، نیاز سُلطانہ پارٹنرز "موٹر کنگ"

۳۲ ۔ سیکنڈ مین روڈ ۔ سی آئی ٹی کالونی ۔ مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD MAIN ROAD,
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس!

(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز ۔ کاٹھ پورہ ۔ یاری پورہ ۔ کشمیر

فون نمبر ۲۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز

کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲ (آندھرا)

حیدرآباد میں فون ۔ ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدر آباد موٹر ورکس

نمبر ۱۔۸/۲۵۸۔۵۔۶ آغا پورہ ۔ حیدرآباد ۔ ۵۰۰۰۰۱

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

AIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتی ہیں:۔

آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے